آج مجھے مدرسہ صنعت وحرفت نسواں کا معاینہ کر کے انتہائی مسرت ہوئی اور مین نے محسوس کیا کہ گویا میرا دیرینہ تخیل مجسم ہو کر میرے سامنے آ گیا ہے۔ مین ملک کی گھریلو اور چھوٹی صنعتوں کے متعلق ہمیشہ سے یہی خیال رکھتا ہوں کہ انکو صحیح معنے مین گھریلو صنعت بننا چاہیئے اور اسکا سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ ملک کی اُن آدھی صلاحیتوں کو کام مین لایا جائے جو ہماری ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کی پردہ نشینی و بیکاری کی وجہ سے ضایع جا رہی ہین۔ اس مدرسہ میں جہاں ایک طرف خواتین کو گھر کی اچھی مالکہ بننے کا طریقہ سکھایا جاتا ہے وہین انکے بیکار اوقات کو مفید اور منفعت بخش بنانے کی کوشش کیجارہی ہے۔ سلائی، دھلائی، برتنوں کی صفائی اور پکوان و پرورش اطفال کے علاوہ جسکا جاننا ہر عورت کیلئے چاہے وہ کسی طبقہ سے تعلق رکھتی ہو لازم ہے اس مدرسہ مین رنگوائی، کپڑوں اور چمڑے پر نقاشی، پارچہ بافی، باغبانی، کھلونا سازی اور سن سے مختلف چیزیں تیار کرنے کا کام سکھایا جا رہا ہے جس سے یقین ہے کہ غریب اور متوسط طبقہ کی عورتوں کو اپنے اوقات فرصت مین کچھ نہ کچھ کمانے کا موقعہ مل جائیگا۔ اور وہ اپنے شوہروں کی صحیح معنے مین رفیقِ حیات بن سکینگی اور ملک کے معیار زندگی کو بڑھا سکینگی۔ مجھے یہ دیکھکر زیادہ مسرت ہوئی کہ مسز باقر جو اس مدرسہ کی صدر معلمہ ہین اپنے فرائض سے وہ حقیقی دلچسپی رکھتی ہیں جسکے بغیر کوئی فرض صحیح طور پر ادا نہین کیا جا سکتا۔ ملک مین اس قسم کے بہت سے مدارس کی ضرورت ہے اور ان مدارس سے زیادہ اس بات کی ضرورت ہے کہ ملک کی وہ خواتین جو اصلاح و ترقی کیلئے کوشاں رہتی ہین اپنی بہنوں کو یہاں تعلیم حاصل کرنے پر آمادہ کرین اور ملک مین اسکے شوق کو بڑھائین۔ اس مدرسہ کا سرمایۂ نادارانِ اسکی ایک قابل تعریف خصوصیت ہے جسکے متعلق مجھ سے بیان کیا گیا کہ وہ اس قابل ہو گیا ہے کہ غریب طالبات کی امداد کیلئے کافی ہو سکتا ہے۔ ایک اور بات جس سے مین بہت متاثر ہوا وہ یہ ہے کہ مختلف اشیائ کی تیاری کیلئے مدرسہ فرمائشات قبول کرکے یہین کی فارغ التحصیل نادار خواتین سے اسکی تکمیل کرواتا ہے اور انکے لئے روزی کا سامان بہم پہنچاتا ہے۔ خواتین کا محض کسی گھریلو صنعت سے واقف ہو جانا کافی نہین ہے۔ اس قسم کے مدارس کی کامیابی کے بعد ایسے ادارون

کی ضرورت پڑیگی جو خواتین کو خام اشیا مہیا کریں اور انکے تیار شدہ مال کیلیئے بازار فراہم کریں ۔ ایسے ادارے اتحاد و امداد باہمی کے اصول پر قایم کیئے جا سکتے ہیں جو صنعتی مدارس سے فارغ التحصیل خواتین کی فہرستیں حاصل کریں اور ان سے کام لے سکیں ۔ ان اداروں کیلیئے نمائیش گھروں (Show Rooms) کا انتظام بھی کرنا ضروری ہوگا ۔ میری دلی تمنا ہے کہ یہ مدرسہ کامیاب ہو اور ملک کی چھوٹی اور گھریلو صنعتوں کی آیندہ ترقی کیلیئے نشان راہ بنے ۔ فقط